پارہ: نمبر 19

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana Adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین فاالعاقبۃ اللمتقین

اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ نمبر(19)

آج انیسواں پارہ کریں گے

سورۃ الفرقان آیت نمبر 21 سے۔

* شروع کرتی ہوں اللہ کی پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:21

* اور جو لوگ ہمارے حضور پیش ہونے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کیوں نہ فرشتے ہمارے پاس بھیجے جائیں یا پھر ہم اپنے رب کو دیکھیں بڑا ہی تکبر یہ اپنے نفسوں میں لیے بیٹھے ہیں اور یہ حد سے گزر جانے والے ہیں اپنی سرکشی میں۔

تو یہ ایسی باتیں کون کرتا ہے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے اللہ کی ملاقات کو جھٹلائے وہ اس قسم کے مطالبات کرتا ہے جو حق سے انکار کرنا چاہتا ہے جس کا دل تکبر سے بھرا ہوتا ہے۔

اور پھر جب ان کے سامنے فرشتے آجائیں گے جن کا مطالبہ یہ اس وقت کر رہے ہیں کہ فرشتے ہمارے پاس آجائیں جب فرشتے ان کے سامنے آجائیں گے تب ان کی حالت کیا ہوگی۔

آیت نمبر:22

* جس روز یہ فرشتوں کو دیکھیں گے وہ مجرموں کے لیے کسی خوشی کا دن نہیں ہو گا یہ چیخ اٹھیں گے کہ غیب پر اللہ کی پناہ۔

آیت نمبر:23

* اور جو کچھ ان کا کیا دھرا ہے اسے ہم غبار کی طرح اڑادیں گے۔

تو ان کے جو اعمال ہیں یہ غبار کی طرح اڑ جائیں گے ان کا کوئی وزن نہیں ہو گا صرف ان اعمال کا وزن ہو گا قیامت کے دن جو اخلاص نیت کے ساتھ اللہ کی رضا کی خاطر کیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ کچھ اور لوگوں کے اعمال بھی ہیں کہ جو کوئی وزن نہیں پائیں گے جو غبار کی طرح اڑ جائیں گے یہ کون سے لوگ ہیں

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* میں اپنی امت کے ان لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن سفید تہامہ پہاڑیوں کی مانند ڈھیروں نیکیاں لائیں گے لیکن اللہ ان نیکیوں کو فضا میں پھیلے ہوئے غبار کی طرح کر دے گا آپ نے فرمایا بے شک وہ تمہارے بھائی ہوں گے تمہاری نسل سے ہوں گے رات کو تمہاری طرح قیام کریں گے لیکن تنہائیوں میں اللہ کی حرام کردہ امور کا ارتکاب کریں گے۔

وہ کام کریں گے جن سے روکا گیا تھا تنہائیاں ان کی مختلف ہوں گی محفلیں مختلف ہوں گی تنہائی میں فحش زنا غیبت اور ایسے سارے کام کریں گے جن سے منع کیا گیا تھا جبکہ مومن کا ظاہر اور باطن ایک جیسا ہوتا ہے اس کی تنہائی بھی پاکیزہ ہوتی ہے ان لوگوں کے برعکس۔

آیت نمبر:24

* وہی لوگ جو جنت کے مستحق ہیں اس دن (یعنی قیامت کے دن) اچھی جگہ ٹھہریں گے اور دوپہر گزارنے کو عمدہ مقام پائیں گے۔

قیلولہ کرنے کے لیے اعلیٰ مقام ہو گا اس سے قیلولہ کی اہمیت بھی پتہ چلتی ہے قیلولہ دن کو تھوڑی دیر آرام کرنا یہ سنت اور اس عبادت سمجھ کے کرنا چاہیئے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* قیلولہ کیا کرو بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔

اور صحابہ کرام خصوصاً ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ تو قیلولے کے وقت سب کو اپنے پاس سے اٹھا دیتے تھے اور انہیں بھی قیلولہ کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

* ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قیلولہ کے لیے چمڑے کا فرش بچھاتی تھیں اور جس پہ آپ کیلولہ فرماتے تھے۔

* اسحاق بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ قیلولہ کرنا نیک لوگوں کے عمل سے ہے اور یہ دل کو مضبوط کرتا ہے اور رات کے قیام پر قوت دینے والا ہے۔

تو اس لیے قیلولہ کی سنت کو لازمی اختیار کرنا ہے۔

آیت نمبر:25

* پھر قیامت کے دن آسمان کو چیرتا ہوا ایک بادل اس روز نمودار ہو گا اور فرشتے پہ درپہ اتار دیئے جائیں گے۔

آیت نمبر:26

* اس وقت حقیقی بادشاہ صرف رحمان کی ہو گی اور کافروں کے لیے وہ دن بہت سخت ہو گا۔

آیت نمبر:27

* ظالم انسان اس دن اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

آیت نمبر:28

* ہائے میری بد بختی کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

آیت نمبر:29

* اس کے بہکاوے میں آکر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی اور شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا۔

تو اس دن کافر کیا کہے گا کہ کاش میں نے سنتوں کو اختیار کیا ہوتا کاش میں نے رسول کا طریقہ اختیار کیا ہوتا اور جو میرا فلاں فلاں دوست ہے اس کے ساتھ میں نے دوستی نہ کی ہوتی کیونکہ دوستی انسان کو حق پہ بھی لے کے آتی ہے اور حق سے بہکا بھی دیتی ہے تو جو دوست انسان کو حق راستے سے بھٹکاتے ہیں قیامت کے دن انسان ان کو ملامت کرے گا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے ہر ایک غور کرنا چاہیئے کہ وہ کسے اپنا دوست بناتا ہے۔

کیونکہ دوست کا بہت اثر ہوتا ہے انسان کے اوپر تو ہم سب کو اپنی دوستی کے معاملے میں بہت زیادہ سینسٹو اور احتیاط کرنی چاہیئے اور جہاں تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرنے کی بات ہے تو یہ بہت ضروری ہے کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے طریقے سے ہٹا ہوا ہر راستہ گمراہی کا راستہ ہے اور وہ قیامت کے دن بھی اس دن انسان حسرت کرے گا کہ کاش میں نے رسول کا رس اختیار کیا تھا۔

* قیامت کے دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر پہ بلائیں گے کہ آؤ یہاں سے حوض کوثر کا پانی پیو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو وضو کے نشانوں سے پہچانیں گے اب ان میں سے کچھ لوگوں کو فرشتے دور کریں گے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں سے فرمائیں گے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں ان کو ادھر آنے دو ان کو دور نہیں کرو مجھ سے تو فرشتے کہیں گے کہ یا رسول اللہ آپ کو نہیں معلوم آپ کے بعد انہوں نے دین کو بدل ڈالا۔

تو جو سنتیں تھیں ان کو بدل ڈالا اور دین کے مختلف شکل کر دی جو حکم آپ نے دیئے تھے ان کی بجائے دوسرے کام شروع کر دیے

* تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے ان کو مجھ سے دور کر دو۔

یہ بدعتی لوگ ہوں گے جو سنت میں عمل نہیں کریں گے اور دین میں نئی نئی چیزیں نکالیں گے تو قیامت کے دن ایسا انسان حسرت کر رہا ہو گا کہ کاش میں نے رسول کا طریقہ اختیار کیا ہوتا اس کے بعد قیامت کے دن رسول کیا کہے گا۔

آیت نمبر:30

* رسول کہے گا اے میرے رب میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا۔

چھوڑنے سے کیا مراد ہے اس پہ عمل نہ کرنا اس کے احکامات کا مذاق بنانا اور اس کے اوپر ایک ایمان ہی نہ لانا وہ بھی اسی میں آجاتا ہے کہ قرآن کو چھوڑ دیا تو جو شخص بھی اللہ اور قیامت کا خوف رکھتا ہو اس کو ان آیات پہ غور و فکر کرنا چاہیے اور ان کی مطابق اپنی اصلاح کرنی چاہیے کہ سنتوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے اس کے رسول کے طریقے کے ساتھ کیا معاملہ ہے دوستیاں کس قسم کی ہیں اور قرآن پاک کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے کتنا عمل کر رہا ہے۔

آیت نمبر:31

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے اور تمہارے لیے تمہارے رب کی رہنمائی اور مدد کافی ہے۔

آیت نمبر:32

* کافر کہتے ہیں اس شخص کو سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہیں اتار دیا گیا ہاں ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں۔

تو قرآن پاک آہستہ آہستہ کیوں نازل ہوا ہے تا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر یہ جم جائے آپ کا دل مضبوط ہو جائے ساتھ ساتھ ذہن نشین ہوتا رہے اور آپ کا دل تسلی اور اطمینان میں رہے۔

* ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزا کی شکل دی اور اس میں مصلحت یہ تھی

آیت نمبر:33

* کہ جب کبھی وہ تمہارے سامنے کوئی عجیب بات لے کر آئے اور اس کا پھر جواب بروقت ہم نے تمہیں دے دیا اور بہترین طریقے سے بات کھول دی۔

یعنی جیسے جیسے تم لوگ اعتراضات کرتے رہے تو اللہ کی طرف سے جواب بھی آتے رہے۔

آیت نمبر:34

* جو لوگ اوندھے وہ جہنم کی طرف دھکیلے جانے والے ہیں ان کا موقف بہت برا اور ان کی راہ ہر درجہ غلط ہے۔

آیت نمبر:35

* ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو مددگار کے طور پر بنایا۔

آیت نمبر:36

* اور ان سے کہا جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے (فرعون کی قوم) آخر کار ان لوگوں کو ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا۔

آیت نمبر:37

* یہی حال قوم نوح علیہ السلام کا ہوا جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہم نے ان کو غرق کر دیا اور دنیا بھر کے لوگوں کے لیے اس نشان عبرت بنا دیا اور ان ظالموں کے لیے ایک دردناک عذاب ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

آیت نمبر:38

* اسی طرح عاد اور ثمود اور کنویں والے اور بیچ کی صدیوں کے بہت سے لوگ تباہ کیے گئے۔

آیت نمبر:39

* ان میں سے ہر ایک کو ہم نے پہلے تباہ ہونے والی قوموں کی مثالیں دے دے کر سمجھایا اور آخر کار ہر ایک کو غارت کر دیا۔

تو پہلے ہر قوم کو اس سے پچھلی قوموں کے قصے سنائے جاتے تھے کہ ان سے سبق لو لیکن جب ان کی سرکشی حد سے بڑھ جاتی تھی تو پھر ان کو ختم کر دیا جاتا تھا۔

آیت نمبر:40

* اور اس بستی پر ان کا گزر ہو چکا ہے جس پر بدترین بارش برسائی گئی تھی (یعنی لوط علیہ السلام کی قوم) کیا انہوں نے اس کا حال دیکھا نہیں مگر یہ موت کے بعد دوسری زندگی کی توقع ہی نہیں رکھتے۔

تو ان کے اعمال کی خرابی کی اصل وجہ کیا ہے کہ یہ آخرت کے انکاری ہیں عقیدہ آخرت درست ہو گا تو اعمال درست ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:41

* یہ لوگ جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق بنالیتے ہیں کہتے ہیں کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

آیت نمبر:42

* اس نے تو ہمیں گمراہ کر کے اپنے معبودوں سے دور ہی کر دیا ہوتا اگر ہم ان کی عقیدت پر جم نہ گئے ہوتے اچھا وہ وقت دور نہیں ہے جب عذاب دیکھ کر انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہی میں دور نکل چکا ہے۔

آیت نمبر:43

* کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا ہو۔

خواہش نفس کو خدا بنالینا کیسا ہے جب انسان خواہشات کے پیچھے پڑ جاتا ہے خواہشات کو پورا کرنے میں اتنا لگ جاتا ہے کہ اللہ کے احکامات کو فراموش کر دیتا ہے تو یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی نے خواہشات کو الہ بنالیا کیونکہ یہ چیز اس کو اللہ کے راستے سے دور کر رہی ہے کہ جیسے اللہ نے روزے رکھنے کا حکم دیا تو شخص کہتا ہے نہیں مجھے تو بڑی بھوک پیاس لگتی ہے اور مجھے کھانا پینا بڑا پسند ہے اور اس وجہ سے وہ روزے نہیں رکھتا تو اس کی یہ کھانے پینے کی خواہش نے اس کو اللہ کا حکم ماننے سے دور کر دیا اور اس خواہش کو اس نے الہ بنالیا۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنی خواہشات نفس کو پورا کرنے کے پیچھے لگ جاتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہیں ہو گا

* کیا تم ایسے شخص کو ہدایت پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو۔

آیت نمبر:44

* کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

تو جو اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا رہے اللہ کے احکام کو بھول جائے اس کی مثال جانوروں سے بھی بدتر ہے کہ بس زندگی میں کھانا پینا بچے پیدا کرنا اس کے سوا کوئی اور مقصد ہی نہیں ہے۔

آیت نمبر:45

* تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارا رب کس طرح سایا پھیلا دیتا ہے اگر وہ چاہتا تو اسے دائمی سایہ بنا دیتا ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا ہے۔

تو اگر سورج ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے ایک ہی جگہ دائمی ہمیشہ ہمیشہ ٹھہرا رہتا ہے تو کتنا عجیب معاملہ ہو جاتا زمین کے ایک حصے میں مسلسل دن اور روشنی اور دوسرے حصے میں مسلسل رات اور اندھیرا ہوتا تو یہ اللہ کا احسان ہے کہ سورج اپنے محور میں بلکہ ہر چیز اپنے محور میں گھوم رہی ہے۔

آیت نمبر:46

* پھر جیسے جیسے سورج اٹھتا جاتا ہے ہم اس کے سائے کو رفتہ رفتہ اپنی طرف سمیٹتے چلے جاتے ہیں۔

آیت نمبر:47

* اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے لباس اور نیند کو سکون اور دن کو جی اٹھنے کا ذریعہ بنایا۔

آیت نمبر:48

* اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو بشارت بنا کر بھیجتا ہے پھر آسمان سے پاکیزہ پانی نازل کرتا ہے۔

آیت نمبر:49

٭ تاکہ ایک مردہ علاقے کو اس کے ذریعے سے زندگی بخشے اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو سیراب کرے۔

آیت نمبر:50

٭ اس کرشمے کو ہم بار بار ان کی آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں تاکہ وہ خود سبق لیں مگر اکثر لوگ ناشکری اور کفر کے سوا دوسرا کوئی رویہ اختیار نہیں کرتے۔

آیت نمبر:51

٭ اگر ہم چاہتے تو ایک ایک بستی میں ایک ایک نذیر اٹھا کھڑا کرتے۔

آیت نمبر:52

٭ پس اے نبی کافروں کی بات ہرگز نہ مانو اور اس قرآن کو لے کر اس کے ساتھ جہاد کبیر کرو۔

جہاد اکبیرا۔ جہاد اکبیرہ کیا ہے قرآن پاک کے ذریعے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنا اس کے اوپر عمل کرنا اور اس کو ہر ممکن حد تک وسیع پیمانے پہ پھیلانا تو یہ قرآن پاک کے ساتھ جہاد کبیر ہے۔

آیت نمبر:53

٭ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے ایک لذیذ اور شیریں اور دوسرا تلخ اور شور اور دونوں کے درمیان ایک پردہ خائل ہے ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈ مڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔

آیت نمبر:54

* اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے تیرا رب بڑا ہی قدرت والا ہے۔

آیت نمبر:55

* اس خدا کو چھوڑ کر لوگ ان کو پوج رہے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور اوپر سے مزید یہ کہ کافر اپنے رب کے مقابلے میں باغی کا مددگار بنا ہوا ہے۔

آیت نمبر:56

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو تو ہم نے بس ایک بشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

آیت نمبر:57

* ان سے کہہ دیجیئے میں اس کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت بس یہی ہے کہ جس کا جی چاہے وہ اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔

تو نبی کی اجرت اور معاوضہ کس کے ذمہ ہوتی ہے اللہ کے ذمہ۔ وہ صرف اللہ سے اجر تو امیدوار ہوتا ہے۔

آیت نمبر:58

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس خدا پر بھروسہ کیجیئے جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کیجیے اپنے بندوں کے گناہوں سے بس اسی کا باخبر ہونا کافی ہے۔

وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہے انسان انسانوں سے چھپ کے گناہ کر رہا ہوتا ہے لیکن اللہ سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تو اس کو سو ہزار پردوں میں سے بھی دیکھ رہا ہے تو اس چیز کو محسوس کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ سے بندے کو دیکھ رہے ہیں۔

آیت نمبر:59

* وہ جس نے چھ دنوں میں زمین اور آسمانوں کو اور ان ساری چیزوں کو بنا کے رکھ دیا جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں پھر آپ ہی عرش پر جلوہ فرما ہوا رحمان اس کی شان بس کسی جاننے والے سے ہی پوچھو۔

جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اسی سے پوچھو کہ رحمان کون ہے۔

آیت نمبر:60

* ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اس رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمان کیا ہوتا ہے۔

رحمان کیا ہوتا ہے رحمان کے بارے میں پوچھتے ہیں رحمان اللہ تعالیٰ کا خاص نام ہے جس میں مبالغے کا صیغہ ہے بہت زیادہ رحمت کرنے والا رحمان نے اپنی رحمت کے سو حصوں میں سے ایک حصہ زمین پہ اتارا ہے جس کی وجہ سے ایک ماں اپنے بچے پہ رحم کرتی ہے جانور اپنے بچوں پہ رحم کرتا ہے ایک انسان ایک انسان کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے رحمان کے سو حصوں میں سے ایک حصہ اور باقی جو ننانوے حصے ہیں وہ رحمت کی اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کے لیے محفوظ کیے ہوئے ہیں جس جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو معاف کریں گے اور ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کریں گے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اللہ کی رحمت ہر شے پر چھائی ہوئی ہے۔

اور اللہ سے اللہ کی رحمت کا سوال کرنا چاہیئے۔

* یہ پوچھتے ہیں رحمان کیا ہوتا ہے کیا بس جسے تم کہتے ہیں اسی کو ہم سجدہ کرتے پھریں یہ دعوت ان کی نفرت میں الٹا اور اضافہ کر دیتی ہے۔

آیت نمبر 61

* بڑا با برکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے۔

برج فرشتوں کے خاص مقامات کی جگہ کو کہتے ہیں جہاں فرشتے اپنے معاملات طے کرتے ہیں اور شیاطین انہی مقامات تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں تاکہ تھوڑی سن گن لے سکیں۔

* بڑا با برکت ہے وہ جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ اور ایک چمکتا چاند روشن کیا۔

آیت نمبر:62

* وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا ہر اس شخص کے لیے جو سبق لینا چاہے یا شکر گزار ہونا چاہے۔

تو رات اور دن کے اوپر اللہ سے شکر ادا کرنا چاہیے رات کو کوئی کام رہ جائے وہ دن کو کیا جا سکتا ہے دن کا کوئی کام رہ جائے وہ رات کو کیا جا سکتا ہے اور اگر مسلسل دن یا مسلسل رات ہوتی تو بہت مشکل ہو جاتی تھی اس لیے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

آیت نمبر:63

* رحمان۔

اب یہاں پہ بات ہو رہی ہے کہ رحمان کے بندے کون ہیں پہلے وہ پوچھ رہے تھے کہ رحمان کون ہے پھر ان سے کہا گیا کہ رحمن کے بارے میں پوچھنا ہے تو رحمان کے بندوں سے پوچھو تو اب رحمان کی بندوں کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔

* رحمان کے اصلی بندے تو وہ ہیں جو زمین پہ نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ کو آئیں تو وہ ان کو سلام کہہ دیتے ہیں۔

تو زمین پہ نرم چال چلتے ہیں تکبر والی چال نہیں ہوتی عاجزی کے ساتھ ہوتے ہیں اور اگر کبھی کوئی جاہل ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے لگے تو ان کو بس سلام کر کے فضول بحث میں نہیں پڑھتے۔

آیت نمبر:64

* یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

راتوں کو اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* جس بندے نے رات کے قیام میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لیے اجر میں ڈھیر لکھا جاتا ہے اور یہ ڈھیر دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ بہتر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* فرض نماز کے بعد سب سے فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔

تہجد قیام اللیل اور یہ جنت میں لے جانے والی ہے۔

آپ نے فرمایا:

* سلام کرو اچھی گفتگو کرو اور راتوں کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم قیام کرو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کر دیے جاؤ گے۔

آیت نمبر:65

* اللہ کے رحمان بندے اللہ سے دعائیں کرتے ہیں اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے اس کا عذاب تو جان لینے والا ہے۔

جہنم کا عذاب مسلسل بڑھنے والا ہے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* جو آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی دراصل کامیاب ہے۔

اصل کامیابی کیا ہے جو جنت میں داخل ہو جائے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اللہ کی پناہ طلب کیا کرو جہنم کے عذاب سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* جو شخص دن میں تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے جہنم خود کہہ دیتی ہے کہ اے اللہ اس سے مجھ سے بچالے۔

پھر اسی طرح مسنون دعا ہے فجر اور مغرب کی فرض نماز کے بعد یہ دعا سات دفعہ پڑھنا مسنون ہے بغیر کسی سے بات چیت کیے۔

الھم اجرنی من النار

تو جو شخص سات مرتبہ اس کو فجر اور مغرب کی نماز کے بعد پڑھے گا وہ جہنم کے اور آگ کے عذاب سے بچالیا جائے گا۔

آیت نمبر:66

* بے شک جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ اور مقام ہے۔

آیت نمبر:67

* اللہ کے رحمن بندے جب خرچ کرتے ہیں تو نا فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

آیت نمبر:68

* اور یہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ویسے بھی قتل اور زنا تو گناہ کبیرہ میں سے جن پر حد مقرر کی گئی ہے۔

* یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ ضرور پائے گا۔

آیت نمبر:69

* قیامت کے روز اس کو مسلسل عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔

آیت نمبر:70

* سوائے اس کے کہ ان گناہوں کے بعد جو کوئی توبہ کرلے اور ایمان لا کر عمل صالحہ کریں۔

نیک اعمال کرنے لگے تو جو توبہ ہے وہ گناہوں کو دھو دیتی ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* خالص توبہ گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔

اور جو نیکیاں ہیں وہ برائیوں کو دور کر دیتی ہیں نیکیاں کر لینے سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اس شخص کی مثال جو برائیاں کر چکنے کے بعد توبہ کر لیتا ہے ایسے شخص کی سی ہے کہ جس کے پاس تنگ زرہ ہو جس سے اس کا گلا گھٹا جا رہا ہو پھر جب یہ بندہ نیکی کرتا ہے تو گویا زرہ کا ایک کڑا ٹوٹ گیا پھر دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا کڑا ٹوٹ گیا یہاں تک کہ ذرہ ٹوٹ ٹوٹ کے زمین پہ آ جاتی ہے۔

تو جو گنہگار آدمی ہوتا ہے وہ گناہ اس آدمی کو جکڑ لیتے ہیں اور جب انسان توبہ کرتا رہتا ہے تو وہ توبہ اس کو آزاد کروا دیتی نیکیوں سے انسان گھٹن سے آزاد ہو جاتا ہے تو نیکیاں انسان کے لیے اس طرح ہیں کہ جیسے اس کے گناہوں کو دھونے والی ہوں۔

* ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

آیت نمبر:71

* جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔

آیت نمبر:72

* اور اللہ کی رحمن بندے وہ ہیں جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

بری اور لغو باتوں کا شکار نہیں ہوتے اور ایسی محفلوں سے ایسے گزر جاتے ہیں کہ جیسے وہ وہاں پہ آئے ہی نہ ہوں جہاں پہ جھوٹ ہو دھوکا ہو وہاں پہ ان محفلوں میں اللہ کی رحمان بندے نہیں بیٹھتے۔

جب جھوٹ والی محفلوں میں نہیں جاتے تو پھر خود بھی جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں ویسے بھی جھوٹ بولنے والے کا تو روزہ بھی نہیں ہوتا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* جو شخص جھوٹ بات کرنا اور اس پہ عمل کرنا اور جہالت کی باتوں کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

آیت نمبر:73

* اور اللہ کے رحمان بندے وہ ہیں کہ اگر ان کے سامنے رب کی آیات پڑھ کر سنائی جائیں تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔

بلکہ دل لگا کے غور سے سنتے ہیں اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیت نمبر:74

* اور یہ دعا مانگا کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔

یہاں پہ جو ازواجنا کا لفظ اس سے بیویاں بھی مراد ہیں اور شوہر بھی مراد ہیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ

* اور ہم کو پرہیز گاروں کا امام بنا

کیونکہ اگر بیوی اور بچے نیک ھوں تو اس سے پھر انسان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں دنیا اور آخرت دونوں ٹھنڈی ہوتی ہیں بیوی بچے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں تو پھر انسان کی زندگی آسان ہو جاتی ہے سکون آجاتا ہے اور ایمان اور جو صراط مستقیم ہے اس کے اوپر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے

آیت نمبر:75

* یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صبر کا پھل بلند منزل کی شکل میں پائیں گے آداب و تسلیمات سے ان کا جنت میں استقبال ہو گا

آیت نمبر:76

* وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیا ہی اچھا ٹھکانہ ہے اور کیا ہی وہ خوبصورت مقام ہے

تو یہ عباد الرحمن کی صفات تھیں اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں بھی اپنے ان بندوں میں شامل کرے اور ہم میں بھی یہ سب صفات پیدا ہوں (آمین)

آیت نمبر:77

* اے محمد ﷺ لوگوں سے کہہ دیجیے میرے رب کو تمہاری کیا حاجت پڑی ہے اگر تم اس کو نہ پکارو اور اب اگر تم نے جھٹلا دیا ہے تو عنقریب وہ سزا پاؤ گے کہ جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی

سورۃ الشعرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

طسم

آیت نمبر:02

* یہ کتاب مبین کی آیات ہیں

آیت نمبر:03

* اے محمد ﷺ شاید تم اس غم میں اپنی جان کھو دو گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

آیت نمبر:04

* ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کر سکتے ہیں کہ ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں

آیت نمبر:05

* ان لوگوں کے پاس رحمان کی طرف سے جو نئ نصیحت آئی ہے (قرآن اور سنت کی بات ہے) کہ ان کی طرف جو نئ نصیحت آئی ہے یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں

اس نصیحت میں ان کو کوئی دلچسپی کوئی interest نہیں ہے-

آیت نمبر:06

* اب کے یہ جھٹلا چکے ہیں عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اُڑاتے رہیں ہیں

آیت نمبر:07

* اور کیا اُنہوں نے کبھی زمین پر نگاہ نہیں ڈالی کہ ہم نے کتنی کثیر مقدار میں ہر طرح کی عمدہ نباتات اس نے پیدا کی ہیں

آیت نمبر:08

* اور یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے ایمان لانے والے بہت کم ہیں

آیت نمبر:09

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب بڑا زبردست اور رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:10

* انہیں اس وقت کا قصہ سناؤ جب کہ تمہارے رب نے موسی علیہ السلام کو پکارا

تو اس سورت میں موسی علیہ السلام کا ابراھیم علیہ السلام کا نوح علیہ السلام کا اور اسی طرح کچھ اور قوموں کے قصے ہیں

* انہیں اس وقت کا قصہ سناؤ جبکہ تمہارے رب نے موسی علیہ السلام کو پکارا ظالم قوم کے پاس جا

آیت نمبر:11

* فرعون کی قوم کے پاس جو کفر کر رہے ہیں کیا وہ ڈرتے نہیں

آیت نمبر:12

* اس نے عرض کیا اے میرے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے

کیونکہ بہت ہی جابر لوگ تھے

آیت نمبر:13

* میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی

اتنا زیادہ ڈر تھا موسی علیہ السلام کو اتنا پریشر تھا کہ کہتے ہیں کہ میری زبان ہی نہیں چلتی

کہنے لگے آپ ہارون کی طرف رسالت بھیجیں یعنی ان کو میرا مددگار بنائیں

تو جب کوئی کام انسان سے خود نہ ہو رہا ہو اس کو مشکل ہو رہی ہو تو اس میں مددگار طلب کر لینے میں شرم نہیں محسوس کرنی چاہیے موسی علیہ السلام اتنے قوی اور اول الامر تھے مگر فرعون کے دربار میں جاتے ہوئے خوفزدہ تھے کہ وہ میری زبان ہی نہیں چلے گی تو اس لیے ہارون علیہ السلام کو انہوں نے مددگار کے طور پر مانگا ویسے بھی ہر نبی کا ایک

مدد گار ہوتا ہے ایک وزیر ہوتا ہے تو جو ان کے ساتھ نیکیوں کے کام میں نیکی کا مشورہ دیتا ہے اسی طرح موسی علیہ السلام کے مدد گار ہارون علیہ السلام تھے

آیت نمبر:14

* اور مجھ پر ان کی ہاں ایک جرم کا الزام بھی ہے

جو ان سے موسی علیہ السلام سے ایک بندے کو مکا انہوں نے مارا وہ قتل ہو گیا تو یہ الزام ان کے سارے یہ آگے سورت قصص میں اس کا ذکر آئے گا

اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے

آیت نمبر:15

* فرمایا ہر گز نہیں تم دونوں جاؤ ہماری نشانیاں لے کر ہم تمہارے ساتھ ہیں سب کچھ سنتے رہیں گے فرعون کے پاس جاؤ

آیت نمبر:16

* اور اس سے کہو ہم کو رب العالمین نے اس لیے بھیجا ہے

آیت نمبر:17

* کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے

آیت نمبر:18

فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھ کو اپنے ہاں بچہ سا نہیں پالا تھا تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں گزارے

آیت نمبر:19

* اس کے بعد کر گیا جو کچھ کر گیا تو بڑا احسان فراموش آدمی ہے بہت ہی ناشکرا ہے

آیت نمبر:20

* موسی علیہ السلام نے جواب دیا اس وقت وہ کام میں نے نادانستگی میں کر دیا تھا پھر میں تمہارے خوف سے وہاں ست بھاگ گیا

یعنی میرا ارادہ نہیں تھا وہ قتل کرنے کا لیکن بس ہو گیا اور انہوں نے اعتراف کر لیا اعتراف کر لینے سے ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے

آیت نمبر:21

* کہنے لگا اس کے بعد میرے رب نے مجھ کو حکم عطا کیا حکمت دی اور مجھے رسولوں میں شامل فرمایا

آیت نمبر:22

* کہا تیرا احسان جو تو نے مجھ پہ جتایا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا

یعنی اگر بنی اسرائیل کو غلام نہ بنایا ہوتا مجھے زندہ رہنے دیتے اور مجھے میری ماں کو یہ خوف نہ ہوتا کہ مجھے تم مار ڈالو گے تو میں اپنی ماں کے پاس ہی پلتا اچھا یہاں سے دو رویے سامنے ارہے ہیں ایک تو موسی علیہ السلام کا رویہ ہے جنہوں نے اعتراف کر لیا اور ایک فرعونی رویہ ہے کہ جو احسان جتلاتا ہے اور اللہ تعالی کو احسان جتلانا بالکل پسند نہیں ہے

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا تین لوگ جنت سے محروم ہیں نمبر ایک والدین کا فرمان نمبر دو احسان جتلانے والا اور نمبر تین عادی شرابی

(سنن نسائی حدیث:2563)

* آپ ﷺ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن تین لوگوں سے بات نہیں کرے گا ان میں سے ایک وہ ہے جو بہت احسان جتلا تا ہے

(صحیح المسلم حدیث:1360)

* آپ ﷺ نے فرمایا تین افراد کی عبادت قبول نہیں ہے نہ فرض نہ نفل بد اخلاق کی احسان جتلانے والے کی اور تقدیر کو جھٹلانے والے کی

(سلسلہ صحیحہ حدیث189)

آیت نمبر:23

* فرعون نے کہا اور یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے

آیت نمبر:24

* موسی نے جواب دیا آسمان وزمین کا رب اور ان سب چیزوں کا رب جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو

آیت نمبر:25

* فرعون نے اپنے گرد وپیش کے لوگوں سے کہا سنتے ہو یہ کیا باتیں کر رہا ہے

آیت نمبر:26

* موسی نے کہا تمہارا رب بھی اور تمہارے آباؤ اجداد کا رب بھی جو گزر چکی ہیں

آیت نمبر:27

* فرعون حاضرین سے کہا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بالکل ہی دیوانے پاگل معلوم ہوتے ہیں

آیت نمبر:28

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ ان سب کا رب ہے اگر آپ لوگ کچھ عقل رکھتے ہیں

تو موسیٰ علیہ السلام ویسے محسوس ہوتا ہے جیسے فرعون کی کچھ سن ہی نہیں رہے بس اپنے رب کی رب العالمین کی تعریف بیان کیے جا رہے ہیں

آیت نمبر:29

* فرعون نے کہا اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو تجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دوں گا جو قید خانے میں پڑے سڑ رہے ہیں

آیت نمبر:30

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگرچہ میں لے آؤں تیرے سامنے ایک واضح دلیل

آیت نمبر31

کہنے لگا اچھا تو لے آ اگر تو سچا ہے

آیت نمبر32

* موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا اور یکہ یک وہ ایک سانپ بن گیا

آیت نمبر:33

* پھر اس نے اپنا ہاتھ بغل سے کھینچا اور وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا

آیت نمبر34

* فرعون اپنے گرد و پیش کے سرداروں سے بولا یہ شخص یقینا ایک ماہر جادو گر ہے چاہتا ہے اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دے اب بتاؤ تم کیا حکم دیتے ہو

ایک طرف خدا بنا ہوا تھا اور دوسری طرف بھوکھلا اتنا گیا کہ دوسرے لوگوں سے مشورے مانگ رہا بے تکی باتیں منہ سے نکالنا شروع کر دیں

آیت نمبر35

* اُنھوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو روک لیجیے اور شہر میں ہر سیانے جادوگر کو بلانے کے لیے لوگوں کو بھیج دیں

آیت نمبر:36

تاکہ سیانے جادوگر آپ پاس آجائیں

آیت نمبر37

* چنانچہ ایک روز مقرر وقت پر جادوگر اکٹھے کر لیے گئے

آیت نمبر:38

* اور لوگوں سے کہا گیا یہ تمہارے اجتماع میں جانے کا وقت ہے

آیت نمبر:39

* شاید کہ ہم جادوگروں کے دین ہی بنے تھے اگر وہ غالب رہے

آیت نمبر:40

* سب جادوگر میدان میں آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا ہمیں انعام تو ملے گا نا اگر ہم غالب رہے

یہ جادوگر اور پیغمبر کا فرق کیا ہے کہ جادوگر پہلے ہی صلہ اور انعام طے کر رہا ہوتا ہے اور پیغمبر تو اپنا اجر صرف اللہ سے مانگتا ہے

آیت نمبر41

* اس نے کہا فرعون ہاں اور تم اس وقت مقربین میں شامل ہو جاؤ گے

آیت نمبر42

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھینکو جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے جادوگروں سے کہا

آیت نمبر:43

* اُنہوں نے فوراً اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینک دی اور بولے فرعون کے اقبال سے ہم ہی غالب رہیں گے

آیت نمبر:44

* پھر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو یکا یک وہ ان کے جھوٹے کرشموں کو ہڑپ کرتا چلا گیا

آیت نمبر:45

* اس پر سارے جادو گر بے اختیار سجدے میں گر پڑے

کیونکہ وہ جادو گر تھے وہ جادو کو جانتے تھے ان پہ فوراحق واضح ہو گیا تو انہوں نے حق کو قبول کر لیا فورا سجدے میں گر پڑے

آیت نمبر:46

* اور کہنے لگے مان گے ہم رب العالمین کو

آیت نمبر:47

* ہم ایمان لے آئے موسی کے رب پر اور ہارون کے رب پر

آیت نمبر:48

* فرعون نے کہا تم موسی کی بات مان گئے قبل اس کی کہ میں تمہیں اجازت دیتا ضرور یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے

تو جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی وہ بس blame کرتا رہتا ہے یہاں پہ فرعون کا یہی رویہ کہ کبھی الزام لگا رہا ہے کبھی دھمکیاں دیتا ہے

* اچھا ابھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی چڑھا دوں گا

آیت نمبر:49

* اُنہوں نے جواب دیا کچھ پرواہ نہیں ہم اپنے رب کی حضور پہنچ جائیں گے

ایمان لاتے ہی موت سے بے خوف ہو گئے تو یہ سچا ایمان ہے ہم اپنے رب کی حضور پہنچ جائیں گے

آیت نمبر:50

* اور ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہمارے گناہ معاف کر دے گا کیونکہ سب سے پہلے ہم ایمان لائے ہیں

آیت نمبر:51

* ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ اور تمہارا پیچھا کیا جائے گا

آیت نمبر:52

* اس پر فرعون نے فوجی جمع کرنے کے لیے شہروں میں نقیب بھیج دیے

آیت نمبر53

* اور کہا یہ مٹھی بھر چند لوگ ہیں

آیت نمبر54

* اور اُنہوں نے ہم کو بہت ناراض کیا ہے

آیت نمبر55

* اور ہمیں ایک ایسی جماعت ہے جس کا شیوہ ہر وقت چکنا رہنا ہے

آیت نمبر:56

* اس طرح ہم انہیں ان کے باغوں اور چشموں اور خزانوں اور ان کی بہترین کی قیام گاہوں سے نکال لائے

آیت نمبر:57

* اللہ یہ تو ہوا ان کے ساتھ اور دوسری طرف بنی اسرائیل کو ہم نے ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا

آیت نمبر:58

* پھر صبح ہوتے ہی یہ لوگ موسی علیہ السلام کی تعقب میں چل پڑے

آیت نمبر:59

* جب دونوں گروہوں کا امنا سامنا ہوا تو موسی کے ساتھی پکار اٹھے

گھبرا کے ایک طرف سمندر ہے دوسری طرف فرعون کی جابر فوج ہے

* کہنے لگے اے موسی ہم تو پکڑے گئے

آیت نمبر:60

* موسی علیہ السلام نے کہا ہر گز نہیں میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا

اور اللہ تعالی تو ہمیشہ اپنے بندوں کے ساتھ ہوتے ہیں

آیت نمبر:61

* ہم نے موسی کو وحی کے ذریعے سے حکم دیا کہ مار اپنا عصا سمندر پر یکا یک سمندر پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا ٹکڑا ایک عظیم الشان پہاڑ کی طرح ہو گیا

آیت نمبر:62

* اسی جگہ ہم دوسرے گروہ کو بھی قریب لے آئے

آیت نمبر63

* موسی علیہ السلام اور ان سب لوگوں کو جو ان کے ساتھ ہی ہم نے بچالیا

آیت نمبر64

* اور دوسروں کو غرق کر دیا

آیت نمبر65

* اس واقعے میں بہت ایک نشانی ھے

اہل مکہ جو ہر وقت نشانیاں مانگتے رہتے تھے ان کو کہا جارہا ہے کہ یہ واقعہ خود ایک نشانی ہے

آیت نمبر:66

* مگر ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں

آیت نمبر67

* اور حقیقت یہ ہے اس کے تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی

آیت نمبر:68

* اور اُنہیں ذرا ابراھیم کا قصہ تو سناؤ

آیت نمبر:69

* جبکہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا تھا کہ یہ کیا چیزیں ہیں جن کو تم پوجتے ھو

آیت نمبر:70

* اُنھوں نے جواب دیا کچھ بت ہیں جن کی ہم پوجا کرتے ہیں اور انہی کی سیوا میں لگے رہتے ہیں

آیت نمبر:71

* ابراھیم نے پوچھا کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں کو پکارتے ہو

آیت نمبر:72

* یا یہ تمہیں کچھ نفع نقصان بھی دیتے ہیں

آیت نمبر:73

* انھوں نے جواب دیا نہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو لیکن ایسا ہی کرتے پایا ہے

آیت نمبر:74

* اس پر ابراھیم علیہ السلام نے کہا کبھی تم نے آنکھیں کھول کر ان چیزوں کو دیکھا بھی ھے

آیت نمبر:75

* جن کی بندگی تم اور تمہارے پچھلے باپ دادا کرتے رہے ھو

آیت نمبر76

* میرے تو یہ سب دشمن ہیں

یعنی یہ سب جہنم میں لے جانے والے ہیں تو یہ تو دشمن ہے اللہ کے سوا جو بھی غیر اللہ کی عبادت کرے گا وہ غیر اللہ اس کا دشمن ہے

* سوائے ایک رب العالمین کے

آیت نمبر:77

* جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے

آیت نمبر:78

* وہ مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے

آیت نمبر:79

* اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے

ابراھیم علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں یعنی بیماری میری اپنی طرف سے یہ نہیں کہا کہ جب اللہ مجھے بیمار کرتا ہے تو اللہ مجھے شفا دیتا ہے بلکہ کہا کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ شفا دے تو بیماری کو اپنی طرف منسوب کیا کیونکہ انسان کی بیمار ہونے میں کہیں نہ کہیں اس کا اپنا ہاتھ ہوتا ہے بعض دفعہ ہم زیادہ کھالیتے ہیں خراب کھا لیتے ہیں ایسی چیزیں کھالیتے ہیں کہ جو انسانی صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی پھر بیماری میں اللہ کی طرف فوراًرجوع کرنا چاہیے اور بہت زیادہ دعا کرنی چاہیے دوا بھی کھانی چاہیے لیکن دعا بھی ریسرچز سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دم اور دوا دونوں کو اگر اختیار کیا جائے دوا دم دعا تو اس سے مریض بہت جلدی صحتیاب ہو جاتا ہے تو جیسے اینٹی بائیوٹک لیتے ہیں اسی طرح دعائیں اور اذکار ان چیزوں کی بھی پابندی کرنی چاہیے.

پھر ابراھیم علیہ السلام نے مزید اپنے رب کا تعارف دیا کہ

آیت نمبر80

* میرا رب وہ ہے جو مجھے موت دے گا اور وہی مجھے دوبارہ زندگی بخشے گا

آیت نمبر:81

* اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن وہ میری خطا معاف فرما دے گا

اس کے بعد ابراھیم علیہ السلام نے دعا کی

آیت نمبر:82

* اے میرے رب مجھے حکمت عطا فرما

حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت ایک سمجھ ہے کہ جو اللہ تعالی دل میں پیدا کر دیتے ہیں کہ جس سے چھوٹی سی بات ہو تو انسان پوری بات سمجھ کے اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں معاملے کی صحیح فہمی جو ہے وہ دراصل حکمت ھے

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر عطا کی گئی

(سورہ البقرہ آیت نمبر269)

تو اللہ تعالی سے حکمت کا سوال کرنا چاہیے

آیت نمبر83

* ابراھیم علیہ السلام کہنے لگے مجھ کو صالح لوگوں کے ساتھ ملانا دنیا میں بھی موت کے وقت بھی قیامت کے دن بھی صالحین کے ساتھ ہونا بہت ضروری ہے

آیت نمبر:84

* اور باقی آنے والوں میں مجھ کو سچی ناموری عطا فرما

سچی ناموری سے کیا مراد ہے کہ مجھ سے اچھے اور نیک کام لیں جس سے لوگوں کی بھلائی ہو اور پھر لوگ اچھے الفاظ میں یاد کریں تو اللہ تعالی نے ان کی یہ دعا قبول فرمالی اور آپ رہتی دنیا تک role modelہیں

آیت نمبر85

* کہنے لگے اور مجھے جنت نعیم کی وارثوں میں شامل فرما

آیت نمبر86

* اور میرے باپ کو معاف کر دے کہ بے شک وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے

آیت نمبر:87

* اور مجھے اس دن رسوانہ کرنا جبکہ سب لوگ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے

آیت نمبر:88

* جبکہ نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ کوئی اولاد

آیت نمبر:89

* سوائے اس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لیے ہوئے اللہ کی حضور حاضر ہو

قلب سلیم کیا ہے؟

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ بہترین لوگ کون ہیں تو آپ نے فرمایا ہر پاک صاف دل تو یہ جو پاک صاف دل ہے یہ قلب سلیم ہے اور زبان کا سچا لوگوں نے پوچھا کہ پاک صاف دل کونسا ہے آپ نے فرمایا پرہیز گار، جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ ظلم ہو نہ کینہ ہو اور نہ حسد ہو

(سنن ابنِ ماجہ حدیث:4216)

قلب سلیم والے میں کون کون سی صفات ہوتی ہیں ایک تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے تکبیر کو قبول کرتا ہے اللہ کی عبادت سے جو چیزیں دور کرنے والی ہیں ان سے وہ بچنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے دوستوں سے دوستی رکھتاھے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتاھے

اور اللہ تعالی بندوں کے دل دیکھے گا قلب سلیم اللہ تعالی دیکھیں گے اس کے مطابق بندوں کے ساتھ فیصلہ ہو گا

آیت نمبر90

* اس وقت جنت پرہیز گاروں کے قریب لے آئی جائے گی

جو قلبِ سلیم والے ہیں ان کے نزدیک جنت آجائے گی

آیت نمبر91

* اور دوزخ بحث کیے ہوئے لوگوں کے سامنے کھول دی جائے گی

آیت نمبر92

* اور ان سے پوچھا جائے گا اب کہاں ہے وہ جن کی تم خدا کو چھوڑ کے عبادت کیا کرتے تھے

آیت نمبر:93

* کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر رہے ہیں یا خود اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں

آیت نمبر:94

* پھر وہ معبود اور یہ بھکے ہوئے لوگ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب

آیت نمبر:95

* جہنم میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے

آیت نمبر:96

* وہاں یہ سب آپس میں جھگڑا کریں گے

آیت نمبر:97

اور یہ بہکے ہوئے لوگ اپنے معبودوں سے کہیں گے خدا کی قسم تو ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے

لیکن اس وقت آنکھیں کھولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

* ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے

آیت نمبر:98

* جبکہ تم کو رب العالمین کی برابری کا درجہ دے رہے تھے

آیت نمبر:99

* اور وہ مجرم لوگ ہی تھے جنہوں نے ہم کو اس گمراہی میں ڈالا

دوسروں کو الزام دینا شروع ہو جائیں گے

آیت نمبر100

* اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے

آیت نمبر101

* اور نہ کوئی جگری دوست

آیت نمبر102

* کاش ہمیں ایک دفعہ واپس پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہو

آیت نمبر103

* یقیناً اس میں ایک بہت بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں

آیت نمبر104

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی ہے

آیت نمبر105

* نوح علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا

آیت نمبر106

* اور یاد کرو جب کہ ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کیا تم ڈرتے نہیں ہو

آیت نمبر107

* میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں

آیت نمبر108

* لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:109

* میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے

آیت نمبر:110

* بس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:111

* اُنہوں نے جواب دیا کیا ہم تجھے مان لیں حالانکہ تیری سے پیروی تو کم تر لوگ اختیار کیے ہوئے ہیں

کم تر یعنی جو غریب ہیں جو کم وسائل والے ہیں

آیت نمبر112

* نوح علیہ السلام نے کہا میں کیا جانو ان کے عمل کیسے ہے

آیت نمبر113

* ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے کاش تم کچھ شعور سے کام لو

آیت نمبر114

* میرا یہ کام نہیں کہ جو ایمان لائے ہیں انہیں میں خود سے دور کروں

آیت نمبر115

* میں تو بس ایک صاف صاف خبر دار کر دینے والا آدمی ہوں

آیت نمبر116

* انہوں نے کہا اے نوح اگر تو باز نہ آیا تو پھٹکارے ہوئے لوگوں میں شامل کر دیا جائے گا

آیت نمبر117

* نوح علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا

آیت نمبر118

* اب میرے اور ان کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیجیے اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دیجیے

آیت نمبر119

* آخر کار ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا

آیت نمبر120

* اور اس کے بعد باقی رہ جانے والوں کو غرق کر دیا

آیت نمبر:121

* یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں

آیت نمبر:122

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی

آیت نمبر:123

* اور قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا

آیت نمبر:124

* یاد کرو جبکہ ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا تھا کیا تم ڈرتے نہیں ہو

آیت نمبر:125

* میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں

آیت نمبر:126

لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:127

* میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے

آیت نمبر:128

* یہ تمہارا کیاحال ہے کہ ہر اونچے مقام پر لاحاصل ایک یادگار عمارت بناڈالتے ہو

یعنی صرف ریاکاری اور دولت کی نمود و نمائش کے لیے ایسی عمارتیں بناتے رہتے ہیں جن کی ضرورت ہی نہیں ہے

لاحاصل عمارتیں

آیت نمبر:129

* اور بڑے بڑے کثر کا تعمیر کرتے ہو گویا تمہیں یہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

آیت نمبر:130

* اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو جبار بن کر ڈالتے ہو

آیت نمبر:131

* بس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:132

* اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں وہ کچھ دیا ہے جو تم جانتے ہو

آیت نمبر:133

تمہیں جانور دیے اولادیں دیں

آیت نمبر:134

* باغ دیے اور چشمے دیے

آیت نمبر:135

* مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے

آیت نمبر:136

* انہوں نے جواب دیا تو نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لیے برابر ہے

آیت نمبر:137

* یہ باتیں تو یوں ہی ہوتی چلی آئی ہیں

آیت نمبر:138

* اور ہم عذاب میں مبتلا ہونے والے نہیں ہیں

آیت نمبر:139

* آخر کار انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا

تو یہ بھی آخرت کے انکاری قوم تھی

* یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں

آیت نمبر:140

اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست رحیم ہے

آیت نمبر:141

* اور ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔

آیت نمبر:142

* یاد کرو جب کہ ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کیا تم ڈرتے نہیں ہو

آیت نمبر:143

* میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں

آیت نمبر:144

لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:145

* میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے

ہر پیغمبر کی دعا کا ایک جیسا انداز ہے اور ایک ہی پیغام ہے سارے کے سارے پیغمبر اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اللہ سے ڈراتے ہیں اور قوموں نے جواب ہی تقریبا ملتے جلتے ہی کیے ہیں۔

آیت نمبر:146

* کیا تم ان سب چیزوں کے درمیان جو یہاں ہیں بس یوہی اطمینان سے رہنے دیے جاؤ گے

آیت نمبر:147

* ان باغوں اور چشموں میں

آیت نمبر:148

ان کھیتوں میں جن کی خوشے رس بھرے ہیں اور نخلستانوں میں

آیت نمبر:149

* تم پہاڑ کھود کھود کر فخریوں میں عمارتیں بناتے ہو

آیت نمبر:150

* اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:151

* اور ان حد سے گزر جانے والوں کی اطاعت نہ کرو

آیت نمبر:152

* جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور کوئی اصلاح نہیں کرتے

آیت نمبر:153

* قوم نے جواب دیا تو محض سحر زدہ آدمی ہے

آیت نمبر:154

* تو ہم جیسا ایک انسان ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں پھر اگر تم سچا ہے تو کوئی نشانی لے آ

آیت نمبر:155

* صالح نے کہا یہ اونٹنی ہے یہ اونٹنی ایک نشانی ہے ایک دن اس کے پینے کا دن ہے اور ایک دن تم سب کے پینے کا دن ہے

یعنی ایک دن تھا نا یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی چشمے سے اور ایک دن ساری قوم اور اس کے آدمی اور جانور پیا کریں گے تو جس دن اونٹنی کے پینے کے باری ہو گی اس دن کوئی بھی شخص وہاں پہ نہ پانی کے قریب آئے

آیت نمبر:156

* اس کے پانی پینے کے دن اس کو ہر گز نہ چھیڑنا ورنہ ایک بڑے دن کا عزاب تم کو آلے گا

آیت نمبر:157

* مگر اُنھوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی اور آخر کا وہ پچھتاتے رہ گئے

ندامت میں پڑھ گئے عام انسان بھی گناہ کر کے پچھتاتا ھے ندامت محسوس کرتا ھے لیکن صرف ندامت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ فوراًتوبہ کرلینی چاہیے تو جب فوراًتوبہ کرلیں گے تو وہ گناہ معاف ہو جائے گا لیکن شیطان کا طریقہ کیا ہے ایک طرف وہ گناہ کرواتا ہے اور دوسری طرف توبہ سے بھی دور کرتا ہے توبہ کی توفیق بھی اللہ کی رحمت سے ہی ملتی ہے اس لیے جب کبھی بھی کوئی غلطی ہو جائے کوئی گناہ ہو جائے فوراتوبہ کرلیں اور انسانوں کے معاملے میں بھی کسی کے ساتھ دل آزاری ہو جائے یا حق تلفی ہو جائے یا کوئی بھی انسانوں میں سے بھی کسی کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو تو جلدی سوری کرلینا چاہیے

* آخر کار یہ پچھتاتے رہ گئے

آیت نمبر:158

* اور عذاب نے انہیں آلیا یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں

آیت نمبر:159

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی

آیت نمبر:160

لوط علیہ السلام کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا

آیت نمبر:161

* یاد کرو جبکہ ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کیا تم ڈرتے نہیں ہو

آیت نمبر:162

* میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں

آیت نمبر:163

* لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

آیت نمبر:164

* میں اس کام پر تم سے کسی قسم کے اجر کا طالب نہیں ہوں میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے

آیت نمبر:165

* کیا تم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو

آیت نمبر:166

* اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے جو کچھ تمہارے لیے پیدا کیا اسے چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم تو حد سے گزر جانے والے لوگ ہو

آیت نمبر:167

* انہوں نے کہا "اے لوط، اگر تم ان باتوں سے باز نہ آیا تو جو لوگ ہماری بستیوں سے نکالے گئے ہیں ان میں تو بھی شامل ہو جائے گا۔

آیت نمبر:168

* اس نے کہا تمہارے کرتوتوں پر جو لوگ کڑھ رہے ہیں میں ان میں شامل ہوں۔

آیت نمبر:169

* اے میرے رب مجھے اور میرے اہل و عیال کو ان کی بد کرداریوں سے نجات دے۔

ہمیں اس برے فحش ماحول سے نجات دے۔

آیت نمبر:170

* آخر کار ہم نے اسے اور اس کے سب اہل و عیال کو بچا لیا۔

آیت نمبر:171

* سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

آیت نمبر:172

* پھر پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ہم نے تباہ کر دیا

آیت نمبر:173

* اور ان کو ایک بارش برسائی جو بہت ہی بری بارش تھی جو ان ڈرائے جانے والوں پر نازل ہوئی۔

پتھروں کی بارش ان پر برسائی گئی دیکھیں جب کبھی اولے بھی گریں تو انسان کتنا خوفزدہ ہوتا ہے یہ فصلیں تباہ ہو جائیں گی انسانی نقصان ہو سکتا ہے عمارتوں کا نقصان ہو سکتا ہے کہاں یہ کہ پتھروں کی بارش ہو.

آیت نمبر:174

* یقینا اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

آیت نمبر:175

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

آیت نمبر:176

* اور اصحاب الایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔

آیت نمبر:177

* یاد کرو جبکہ شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟

آیت نمبر:178

* میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔

آیت نمبر:179

* لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

آیت نمبر:180

* میں اس کام پر تم سے کسی قسم کی جحت کا طالب نہیں ہوں میر اصلہ تو اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے۔

آیت نمبر:181

* پیمانے ٹھیک بھر کے دیا کرو کسی کو گھاٹا نہ دیا کرو۔

آیت نمبر:182

* صحیح ترازو سے تولو۔

آیت نمبر:183

* اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔

ان کی قوم ناپ تول میں کمی کرنے کی بیماری کا شکار تھی۔

* زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

آیت نمبر:184

* اور اس ذات کا خوف کرو جس نے تمہیں اور گزشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے۔

آیت نمبر:185

* انہوں نے کہا تو محض ایک سحر زدہ آدمی ہے۔

اس قسم کے الفاظ ہر قوم نے کہے لیکن پیغمبروں نے اس کے باوجود اپنا کام نہیں روکا انہوں نے اپنا کام جاری رکھا۔

* تو محض ایک سحر زدہ آدمی ہے۔

آیت نمبر:186

* اور تو کچھ نہیں ہے مگر ایک انسان ہمارے جیسا اور ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔

آیت نمبر:187

* اگر تم سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔

آیت نمبر:188

* شعیب علیہ السلام نے کہا میرا رب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

آیت نمبر:189

* انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور آخر کار سائے والے دن کا عذاب ان پر آ گیا اور وہ بڑے ہی خوفناک دن کا عذاب تھا۔

آیت نمبر:190

* یقیناً اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ مومنین نہیں۔

آیت نمبر:191

* اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔

آیت نمبر:192

* یہ رب العالمین کی نازل کردہ چیز ہے۔ قرآن پاک۔

آیت نمبر:193

* اسے لے کر تیرے دل پر امانت دار روح اتری ہے یعنی روح القدوس۔

آیت نمبر:194

* تاکہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جو ڈرانے والے ہیں

آیت نمبر:195

* صاف صاف عربی زبان میں ہے۔

آیت نمبر:196

* اور اگلے لوگوں کی کتابوں میں بھی یہ موجود ہے۔

آیت نمبر:197

* کیاان (اہل مکہ) کے لیے یہ کوئی نشانی نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں۔

آیت نمبر:198

* لیکن ان کی ہٹ دھرمی کا حال تو یہ ہے کہ اگر اسے کسی عجمی پر نازل کر دیتے۔

آیت نمبر:199

* اور یہ فصیح عربی کلام وہ ان کو پڑھ کر سناتا تب بھی یہ مان کر نہ دیتے۔

ہوا یہ تھا کہ حبشہ سے کچھ لوگ مکہ آئے تو انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی دعوت کے متعلق پوچھاوہاں پہ کفار مکہ بھی موجود تھے تو یہ نصارا کا ایک گروہ تھارسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے قرآن پاک کی کچھ آیات کی تلاوت کی تو وہ جب تلاوت کر رہے تھے تو یہ جو وفد آیا تھا حبشہ سے یہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے حق پہچان لیااور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو مان لیااس کے بعد ابو جہل اور قریش کے دوسرے لوگوں نے انہیں خوب ملامت کی کہ تم لوگ تو بہت احمق ہو کہ تم نے اس شخص کے حالات کی تحقیق کیے بغیر اپنا دین چھوڑ بیٹھے ہو تو انہوں نے ابو جہل اور ان لوگوں سے الجھنے ک بجائے ان کو سلام کر کے کہا کہ آپ کو آپ کا دن مبارک ہو ہمیں ہمارا دین مبارک ہو۔

تو یہاں پہ اللہ سبحانہ و تعالی یہ بات فرما رہے ہیں کہ کیا بنی اسرائیل کے علماء رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تعلیمات کو پہچانتے نہیں ہیں عبد اللہ بن سلام بھی یہودیوں کے عالم تھے نا جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا تو جو کھلے دل والے ہوتے ہیں وہ تو حق کو جیسے ہی پہچانتے ہیں اس پر ایمان لے آتے ہیں۔

آیت نمبر:200

* اسی طرح ہم نے اس ذکر کو مجرموں کے دل میں سے گزارا ہے۔

آیت نمبر:201

* وہ اس پر ایمان نہیں لاتے جب تک کہ عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔

آیت نمبر:202

* پھر جب وہ بے خبری میں ان پہ آپڑتا ہے۔

آیت نمبر:203

* اس وقت وہ کہتے ہیں کیا اب ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے۔

جو موت آنے لگتی ہے اس وقت مہلت مانگنے لگتے ہیں جبکہ پوری زندگی ہے اس میں موت کی پیاری کرو اس نے آخرت کی تیاری کرو موت تو ہر وقت پیچھے پڑی ہوئی ہے لیکن مومن جو ہے وہ ہر وقت آخرت کا سامان تیار کر رہا ہوتا ہے وہ موت کے انتظار نہیں کر رہا ہوتا

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینا اللہ اس بندے کا عذر پورا کر دیتے ہیں جس کو ساٹھ یا ستر سال کی عمر عطا کی گئی ہو یعنی اب اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں ہے کہ مجھے کچھ مہلت دی ہوتی تو میں آخرت کی تیاری کرتا میں قبر کی تیاری کرتا اب اس کے پاس نیکی نہ کرنے کا کوئی بہانہ نہیں رہتا تو ایسا شخص بہت خسارے میں ہے کہ جو دنیا کی رونقوں میں مگن ہو جائے اور آخرت کو بھول جائے۔

آیت نمبر:204
* تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔

آیت نمبر:205
* تم نے کچھ غور کیا، اگر ہم انہیں برسوں تک عیش کرنے کی مہلت بھی دے دیں۔

آیت نمبر:206
* اور پھر وہی چیز (یعنی موت) ان پر آجائے جس نے انہیں ڈرایا جارہا ہے۔

آیت نمبر:207
* تو وہ سامان زیست جن کو ملا ہے ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔

آیت نمبر:208
* (دیکھو) ہم نے کبھی کسی بستی کو اس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ اس کے لیے ایک ڈرانے والا نصیحت، حق کی نصیحت لے کر بھیجا ہو۔

آیت نمبر:209
* اور ہم ظالم نہ تھے۔

آیت نمبر:210
* اس (کتاب مبین) کو شیاطین لے کر نہیں اترے۔

آیت نمبر:211

* یہ کام ان کو سجتا نہیں نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔

آیت نمبر:212

* وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے۔

یعنی جب وحی نازل ہو رہی تھی تو اتنی حفاظت کے ساتھ اتاری گئی تھی کہ شیاطین قریب ہی نہیں پھٹک سکتے تھے۔

آیت نمبر:213

* پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل کیے جاؤ گے۔

آیت نمبر:214

* اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

آیت نمبر:215

* اور ایمان لانے والوں میں سے جو لوگ تمہاری پیروی اختیار کریں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آو۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کرو۔

آیت نمبر:216

* لیکن اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں۔

آیت نمبر:217

* اور اس زبردست اور رحیم اللہ پر توکل کرو۔

آیت نمبر:218

* جو تمہیں اس وقت دیکھ رہا ہوتا ہے جب تم اٹھتے ہو۔

آیت نمبر:219

* اور سجدہ گزار لوگوں میں تمہاری نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے۔

اللہ ہر وقت انسان کے اوپر نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور اگر نماز میں یہ خیال آجائے کہ اللہ سبحانہ و تعالی دیکھ رہے ہیں تو خود بخود نماز میں خشوع آجائے گا

آیت نمبر:220

* اللہ سب کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:221

* لوگو، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں

قرآن پاک میں نہیں اتر سکتے کس پہ اترتے ہیں؟

آیت نمبر:222

* یہ شیاطین ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔

مراد جادوگر اور کاہن ہے۔

آیت نمبر:223

* یہ سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں۔

یعنی جنات جو عاملوں کے کانوں میں سے جا کے باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔

* اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

آیت نمبر:224

* رہے شعراء، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں۔

آیت نمبر:225

* کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہر وادی میں یہ بھٹکتے ہیں۔

آیت نمبر:226

* اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔

ان کے قول و فعل میں تضاد ہے ایسی باتیں کہتے ہیں جو یہ کرتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:227

* سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان کو ظلم کیا گیا تو صرف اتنا ہی بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

سورت نمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آیت نمبر:01

* ط۔س۔یہ آیات قرآن اور کتاب مبین کی۔

آیت نمبر:02

* ہدایت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے۔

آیت نمبر:03

* جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔

یہ قرآن جنت کی خوشخبری دیتا ہے اللہ کی مغفرت کی خوشخبری دیتا ہے تو یہ بشارت ہے۔

* اور پھر وہ ایسے لوگ ہیں جو آخرت میں پورا یقین رکھتے ہیں۔

آیت نمبر:04

* حقیقت یہ ہے کہ جو آخرت کو نہیں مانتے ان کے لیے ہم نے ان کے کرتوتوں کو خوشنما بنادیا ہے اس لیے وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

پھر ان کو دنیا ہی سب کچھ لگ رہی ہوتی ہے۔جو آخرت کو نہیں مانتے

آیت نمبر:05

* یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بری سزا تیار کر رکھی ہے اور آخرت میں یہی سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے ہیں۔

آیت نمبر:06

* اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ تم پر قرآن ایک حکیم اور علیم ہستی کی طرف سے نازل کیا جارہا ہے۔

آیت نمبر:07

* (انہیں اس وقت کا قصہ سناو) جب موسی نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے ایک آگ سی نظر آئی ہے میں ابھی جاتا ہوں وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا کوئی انگارا چن لاتا ہوں تا کہ تم لوگ گرم ہو سکو۔

یعنی سردی تھی تو گرمائش کے لیے ایک انگارہ لے آتا ہوں۔

آیت نمبر:08

* وہاں جو پہنچا تو آواز آئی مبارک ہو وہ جو اس آگ میں ہے اور جو اس کے ماحول میں ہے۔ پاک ہے اللہ، سب جہان والوں کا پروردگار

آیت نمبر:09

* اے موسی یہ میں ہوں اللہ، زبردست اور دانا۔

آیت نمبر:10

* اور پھینک دو ذرا اپنی لاٹھی جونہی موسی نے دیکھا لاٹھی سانپ کی طرح بل کھا رہی تھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (ڈر گئے) اے موسی، ڈرو نہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا

* اے موسیٰ، ڈرو نہیں میرے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے۔

آیت نمبر:11

* سوائے یہ کہ کسی نے کوئی قصور کیا ہو۔

اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہو۔ تو اس کو ڈرنا چاہیے

* پھر اگر برائی کے بعد اس نے بھلائی سے اپنے فعل کو بدل لیا تو میں معاف کرنے والا ہوں۔

تو کتنی بڑی رحمت اور خوشخبری سب انسانوں کے لیے کہ اگر گناہ کر لیے ہیں تو اچھائیاں کریں نیکیاں کریں توبہ کریں تو اللہ تعالی معاف کرنے والے ہیں۔

آیت نمبر:12

* اور ذرا اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈال۔ چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف کے۔ یہ (دو نشانیاں) نو نشانیوں میں سے ہیں فرعون اور اس کی قوم کی طرف (لے جانے کے لیے) وہ بہت ہی بد کردار لوگ ہیں۔

تو موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے دیے گئے تھے ان میں سے دو یہ معجزے ہیں ایک تو وہ چمکتا ہوا ہاتھ اور ایک لاٹھی کا اژدھا بن جانا۔

آیت نمبر:13

* پھر جب ہماری کھلی کھلی نشانیاں لوگوں کے سامنے آئی تو انہوں نے کہا یہ تو کھلم کھلا جادو ہے

آیت نمبر:14

* انہوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے اب دیکھ لو ان مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔

آیت نمبر:15

* دوسری طرف ہم نے داؤد اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا کیا اور انہوں نے کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔

نعمتیں تو ان دونوں پیغمبروں کو بہت سی حاصل ہوئی تھی یہ اللہ کے مقرب رسولوں میں سے ہیں لیکن یہاں پہ جس نعمت کی اللہ نے ذکر کیا وہ علم ہے کہ علم کی بنا علم جو ہمیں عطا کیا گیا۔

آیت نمبر:16

* اور داؤد علیہ السلام کا وارث سلیمان علیہ السلام ہوئے اور اس نے کہا "لوگو، ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں بے شک یہ اللہ کا فضل ہے۔

آیت نمبر:17

* سلیمان علیہ السلام کے لیے جن اور انسانوں پرندوں کے لشکر جمع کیے جاتے تھے اور وہ پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔

یعنی سارے لشکر جمع کر کے تو ان کے discipline کی باقاعدہ trainings ہوا کرتی تھیں۔

آیت نمبر:18

* (ایک مرتبہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ کوچ کر رہا تھا) یہاں تک کہ وہ جب یہ سب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا

اچھا یہ جو چیونٹیاں ہیں ان کو مارنا بھی منع ہے یہ چونکہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ اللہ کے ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا جس کے اوپر انہوں نے چونٹیوں کے گھر جلا دیے تو اس کے بعد اللہ تعالی نے ان پیغمبر کو وحی بھیجی کہ

تم کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو تم نے ایسی مخلوق کو ختم کر دیا جو اللہ کی تسبیح بیان کر رہی تھی تو چونٹی کو مارنا منع ہے۔ جب سلمان علیہ السلام کا وہ لشکر گزر رہا تھا۔

چونٹی نے کہا اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

آیت نمبر:19

* سیلمان ان کی اس بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور بولے اے میرے رب مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آجائے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔

تو نعمت ملنے میں جو اللہ کی نیک بندے ہوتے ہے وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ بھی ہو جاتے نعمتوں کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔

آیت نمبر:20

* (ایک اور موقع پر) سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا کیا بات ہے کہ میں فلاں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سلمان علیہ السلام اپنے لشکروں پہ کتنی باریک نظر رکھتے تھے۔ ایک لیڈر کی نظر بہت باریک ہونی چاہیے کہ وہ ہر ایک کو بہت اچھی طرح سے دیکھتا ہو۔

* کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟

آیت نمبر:21

* میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر دوں گا ورنہ اسے میرے سامنے معقول وجہ پیش کرنی ہو گی۔

آیت نمبر:22

* کچھ زیادہ دیر نہ گزری کہ ہدہد نے آکر کہامیں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ میں سبا کے متعلق یقینی اطلاع لے کر آیاہوں۔

توپرندوں کی نظر بھی بڑی تیز ہوتی ہے توبڑی اپنی طرف سے وہ انفارمیشن لے کے آیایقینی یقینی اطلاع لے کے آیا ہوں۔

آیت نمبر:23

* میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس قوم کی حکمران ہے اس کو ہر طرح کا ساز و سامان بخشا گیا اور اس کا تخت بہت عظیم الشان ہے۔

آیت نمبر:24

* میں نے دیکھا کہ وہ عورت اور اس کی قوم اللہ کے سوا سورج کے آگے سجدہ کرتی ہے

اللہ کی بجائے سورج کے آگے سجدہ کر رہی ہے اور ہدہد کو یہ بات بہت پریشان کر رہی تھی اور ہدہد کو یہ بھی سمجھتا کہ یہ شیطان بہکار ہاہے اس قوم کو

* کہنے لگا شیطان ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیے اور انہیں سیدھے راستے سے روک دیا اس وجہ سے وہ یہ سیدھا راستہ نہیں پاتے۔

آیت نمبر:25

* کہ اس اللہ کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جسے تم لوگ چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔

آیت نمبر:26

* اللہ کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

آیت نمبر:27

* سلیمان علیہ السلام نے کہا" ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔

ایک طرف ہدہد کہہ رہا ہے کہ میں یقینی خبر لایا اور سیلمان علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ میں تحقیق کرواتا ہوں تو ایک لیڈر کو action لینے سے پہلے معاملے کی تحقیق ضرور کروانی چاہیے اور اسی طرح پیرنٹس کو بھی جب کبھی بچوں میں کوئی کنسلٹس ہو جائیں یا کوئی ایشو ہو تو اس کو resolve کراتے ہوئے پہلے معاملے پہ investigate کرانا ضروری ہے۔

آیت نمبر:28

* میرا یہ خط لے جا اور اسے ان لوگوں کی طرف ڈال دے پھر الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ قوم کیا ردعمل ظاہر کرتی ہے۔

آیت نمبر:29

* ملکہ بولی (جب ملکہ بولی) اے اہل دربار میری طرف ایک بڑا خط پھینکا گیا ہے۔

آیت نمبر:30

* وہ سلیمان علیہ السلام کی جانب سے ہے اور اللہ رحمن اور رحیم کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔

آیت نمبر:31

* مضمون یہ ہے کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ۔

بس مختصر ساخط۔

آیت نمبر:32

* (خط سنا کر) ملکہ نے کہا اے سرداران قوم، میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو میں کسی معاملے کا فیصلہ تمہارے بغیر نہیں کرتی۔

تو جو اچھا لیڈر ہوتا ہے وہ مشاورت کے ساتھ فیصلے کرتا ہے۔

آیت نمبر:33

* انہوں نے جواب دیا ہم طاقتور اور لڑنے والے لوگ ہیں آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ جو حکم دیں گی ہم اس کی اطاعت کریں گے۔

* آپ خود دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے۔

آیت نمبر:34

* ملکہ نے کہا کہ بادشاہ جب کسی ملک میں گھس آتے ہیں تو اسے خراب اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں۔

تو اس عورت کو سمجھتی کہ جنگ اچھی چیز نہیں ہے۔

آیت نمبر:35

* میں ان لوگوں کی طرف ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ میرے ایلچی کو کیا جواب دیتے ہیں۔

تو ہدیہ بھیجا کیونکہ تحفے سے دشمنی کم ہو جاتی ہے محبت بڑھتی ہے اللہ تعالی بھی تحفے پسند کرتا ہے اللہ کا بھی غصہ کم ہو جاتا ہے جب کوئی انسان صدقہ کرے۔

آیت نمبر:36

* جب وہ (ملکہ کا سفیر) سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچا اس نے کہا کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے تمہارا ہدیہ تم ہی کو مبارک ہو۔

آیت نمبر:37

* (اے سفیر) واپس جا اپنے بھیجنے والوں کی طرف واپس جا ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے اور ہم انہیں ایسی ذلت کے ساتھ وہاں سے نکالیں گے کہ وہ خوار ہو کر رہ جائیں گے۔

آیت نمبر:38

* سلیمان علیہ السلام نے کہا اے اہل دربار تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ لوگ اطاعت کرتے ہوئے میرے پاس حاضر ہوں۔

آیت نمبر:39

* جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا میں اسے حاضر کروں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں۔

یعنی اس سے پہلے کہ یہ محفل ختم ہو تو میں اس کا عرش لے آتا ہوں۔

* میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور میں امانت دار ہوں۔

آیت نمبر:40

* جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا یہ دوسرا شخص بولا میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔

تو جنوں کے اندر بھی قوت کے لحاظ سے مختلف درجات ہیں یہ کوئی بہت قوی جن ہو گا کہ جس نے کہا کہ آپ کی پلک جھپکنے سے بھی پہلے لے آتا ہوں۔

* جو نہی سلیمان علیہ السلام نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا پکار اٹھے یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا نعمتوں کا کفر کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرے گا اس کا شکر اس کی اپنے لیے ہی مفید ہے ورنہ کوئی ناشکری کرے تو میرا رب تو بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ بزرگ ہے۔

تو نعمت پا کے عمل شکر گزاری کا ہونا چاہیے۔

آیت نمبر:41

* سلیمان علیہ السلام نے کہا انجام طریقے سے اس کا تخت اس کے سامنے رکھ دو دیکھو وہ صحیح بات تک پہنچتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو راہ راست نہیں پاتے۔

تو اس طرح سلیمان علیہ السلام اس طریقہ اختیار کر رہے تھے کہ ایسا کر کے دیکھو اس سے پتہ چل جائے گا کہ اگر یہ اپنا تخت پہچانے گی تو یہ ہدایت پالے گی اور اگر تخت نہیں پہچانے گی تو پھر یہ گمراہ لوگوں میں سے ہو گی۔

آج کل بھی مختلف سوالات کے ذریعے شخصیت کو جج کیا جاتا ہے مختلف ریسرچز ہوتی ہیں اور اتنے سو سال پہلے اللہ تعالی نے یہی کام سلیمان علیہ السلام کو سکھا دیا تھا۔

آیت نمبر:42

* پھر جب ملکہ حاضر ہوئی تو اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے وہ کہنے لگی یہ تو گویا ہے ہی وہ ہم تو پہلے ہی جان گئے تھے اور ہم نے سر اطاعت جھکا دیا تھا

یعنی ہم پہلے ہی جان چکے تھے کہ آپ نبی ہیں اور ہم آپ کو تسلیم کر چکے تھے۔

ہوا یہ تھا کہ جب وہ ہدیہ انہوں نے بھیجا جب ملکہ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف ہدیہ بھیجا تو ملکہ نے اپنے سرداروں سے کہا کہ اگر اس بادشاہ نے ہدیہ قبول کر لیا تو پھر ہم پر جنگ مسلط نہیں ہو گی اور پھر ہم ان پہ جنگ مسلط کر دیں گے لیکن اگر انہوں نے ہدیہ قبول نہ کیا تو وہ سچے پیغمبر اور نبی ہوں گے تو وہ بھی اپنے لحاظ سے سلیمان علیہ السلام کو جج کر رہی تھیں یہ گویا ایک کافر قوم سے تھی لیکن اچھی خاتمہ تھی اور پھر سلمان علیہ السلام ان کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

آیت نمبر:43

* اس کو ایمان لانے سے جس چیز نے روک رکھا تھا وہ ان معبودوں کی عبادت تھی جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی کیونکہ وہ ایک کافر قوم سے تھی۔

آیت نمبر:44

* اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو اس طرح سے دیکھا تو اسے ان کی پانی کا حوض ہے اور اترنے کے لیے اس نے اپنے پائینچے اونچے اٹھا لیے سلیمان نے کہا یہ تو شیشے کا چکنا فرش ہے۔

ایسا محل تو آج کے دور میں بھی کسی کا نہ ہو گا۔

* یہ شیشے کا چکنا فرش ہے اس پر وہ پکار اٹھی اے میرے رب میں اپنے نفس پر بڑا ہی ظلم کرتی رہی اور اب میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی اطاعت قبول کر لی۔

آیت نمبر:45

* اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو تو یکایک دو جھگڑالو فریق بن گئے۔

آیت نمبر:46

* صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو، بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی مچاتے ہو؟ کیوں نہیں اللہ سے معافی طلب کرتے شایک کہ تم پر رحم کیا جائے؟

آیت نمبر:47

* انہوں نے کہا ہم نے تو تم کو تمہارے ساتھیوں کو بد شگونی کا نشان پایا ہے صالح نے جواب دیا تمہارے نیک و بد شگون کا سر شتہ تو اللہ کے پاس ہے اصل بات یہ ہے کہ تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔

آیت نمبر:48

* اور شہر میں نو جتھے دار تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے ہو کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے۔

آیت نمبر:49

* انہوں نے آپس میں کہا اللہ کی قسم کھا کر عہد کر لو کہ ہم صالح اور اس کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے اور پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے کہ ہم اس کے خاندان کی ہلاکت کے موقع پر موجود نہ تھے

تو قتل کا ارادہ کر لیا۔

* جبکہ ہم بالکل سچ کہتے تھے۔

آیت نمبر:50

* یہ چال تو وہ چلے اور پھر ایک تدبیر اللہ نے کی جس کی انہیں خبر بھی نہ تھی۔

آیت نمبر:51

* اب دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیا ہوا ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا ان کو اور ان کی پوری قوم کو۔

آیت نمبر:52

* وہ ان کے گھر خالی پڑے اور ظلم کی پاداش میں جو وہ کرتے ہیں اور اس میں ایک نشان عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

آیت نمبر:53

* اور بچالیا ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے۔

تو ظلم جو ہے وہ گھروں کو تباہ کر دیتا ہے اور نرمی خیر لے کے آتی ہے۔

آیت نمبر:54

* اور لوط علیہ السلام کو ہم نے بھیجا یاد کرو وہ وقت جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم آنکھوں دیکھتے بدکاری کرتے ہو؟

آیت نمبر:55

* کیا تمہارا یہی چلن ہے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی کے لیے جاتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ سخت جہالت کا کام کر رہے ہو۔

آیت نمبر:56

* مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے کہا "نکال دو لوط کے گھر والوں کو اس بستی سے، یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں"

آیت نمبر:57

* آخر کار ہم نے بچالیا اس کو اور اس کے گھر والوں کو، سوائے اس کی بیوی کے جس کا پیچھے رہ جانا ہم نے طے کر دیا تھا۔

آیت نمبر:58

* اور ان لوگوں پر ایک بارش جو بہت ہی بری بارش تھی وہ ان لوگوں کے حق میں جو خبر دار کیے جا چکے تھے۔

بہت بری ثابت ہوئی

آیت نمبر:59

* (اے نبی) اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے تمام تعریف اللہ کے لیے ہے سلام اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا اور (ان سے پوچھو) اللہ بہتر ہے یا وہ معبود جنہیں یہ لوگ اس کے شریک بنا رہے ہیں؟

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں قرآن پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)